نوٹس: تیسیر مصطلح الحدیث سوالاً جواباً

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری

مزید نوٹس کے لیے رابطہ کریں:

← 0302-4154930 یا گوگل پر اُردو میں سرچ کریں:

احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس

AL- FAREED ONLINE ACADEMY

کلمات آغاز

الحمد للہ "**الفرید آن لائن اکیڈمی**" بہت ساری درسی کتب کے سوالاً جواباً نوٹس بنا چکی ہے، بالخصوص تخصص یعنی مفتی کورس میں پڑھائی جانے والی کتب کے آسان فہم نوٹس اور تراجم۔ ہمارا یہ سلسلہ آگے جاری ہے، ان شاء اللہ ہم مکمل درس نظامی کتب کے نوٹس شائع کریں گے تاکہ طلبا و طالبات کے لیے امتحان دینا آسان ہو جائے۔

ہمارے بنائے ہوئے نوٹس کی خصوصیات:

← بورڈ کے سالانہ امتحان کے مطابق۔

← سوالاً جواباً، آسان فہم۔

← طوالت سے پاک۔

← تھوڑے ٹائم میں مکمل تیاری۔

← باقاعدہ کسی جامعہ میں نہ پڑھنے والے طلبا کے لیے بہت مفید۔

← پوری کتاب کا چند صفحات میں مکمل خلاصہ۔

← اہم اور ضروری ابحاث کا ذکر۔

نوٹ: ذہین اور باقاعدہ مدارس میں پڑھنے والے طلبا صرف ان نوٹس پر اقتصار نہ کریں بلکہ سو فیصد کامیابی اور ایک کامیاب مدرس بننے کے لیے کتاب کی طرف ضرور مراجعت کریں۔

العبد الفقیر احمدنواز قادری عطاری

تیسیر مصطلح الحدیث کے نوٹس

مقدمہ

سوال: تیسیر مصطلح الحدیث کے مصنف کا نام تحریر کریں؟

جواب: تیسیر مصطلح الحدیث کے مصنف ڈاکٹر محمود طحان ہیں۔

سوال: اصول حدیث پہ لکھی جانے والی کچھ کتب کے نام تحریر کریں؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اصولِ حدیث میں سب سے پہلے لکھی جانے والی کتاب "المُحَدِّثُ الفاصِل" ہے۔ جس کے مصنف "قاضی ابو محمد رامَہرمُزِی" ہیں۔ لیکن اس کتاب میں اصولِ حدیث کی تمام انواع کا استیعاب نہیں تھا یعنی تمام انواع کو مکمل تفصیل کے ساتھ نہیں لکھا گیا تھا۔
- اس کے بعد امام ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری نے اس فن میں کتاب لکھی لیکن اُس کی کانٹ چھانٹ اور صحیح طریقہ سے مرتب نہ ہو سکی۔
- امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر مزید کام کیا لیکن کئی چیزیں انہوں نے بھی بعد میں آنے والوں کے لیے چھوڑ دیں۔
- خطیب بغدادی نے روایت کے قوانین اور اصول وضوابط میں "الکفایۃ" لکھی اور روایت کے آداب میں "الجامع لآداب الشیخ والسامع" تحریر کی، اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

اصولِ حدیث کی تقریباً تمام انواع پر ایک مستقل کتاب لکھی۔ حافظ ابو بکر ابن نقطہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اصول حدیث میں ان خدمات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کل مَن انصف علم ان المحدثین بعد الخطیب عیال علی کتبہ" ترجمہ: ہر وہ شخص جو انصاف کی نظر سے دیکھے تو وہ جان لے گا کہ محدثین خطیب بغدادی کے بعد آپ کی کتب کے محتاج ہیں۔ یعنی ان پر اعتماد کرتے ہیں اور ان سے استفادہ سے کرتے ہیں۔

- قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے "الالماع" لکھی۔
- ابو حفص مَیَّانِجی نے "ما لایسع المحدثَ جہلُہ" تصنیف کی۔
- امام ابن صلاح نے مدرسہ اشرفیہ میں تدریس کے دوران اصول حدیث میں ایک جامع کتاب تالیف کی جو "مقدمہ ابن صلاح" کے نام سے مشہور ہوئی۔ جس کی کئی علماء نے شروحات لکھیں، بعض نے تلخیص کی، کچھ نے اختصار کیا، جبکہ بعض نے اشعار کی صورت میں اس کو نظم میں پرویا۔

سوال: اصول حدیث کی تعریف موضوع اور غرض وغایت بیان کر دیں؟

جواب: اصول حدیث کی تعریف:

اصول حدیث ان قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے سند اور متن کے احوال کو پہچانا جاتا ہے قبول اور رد کی حیثیت سے۔

اصول حدیث کا موضوع:

سند اور متن قبول اور رد کی حیثیت سے۔

اصول حدیث کی غرض وغایت:

صحیح حدیثوں کو ضعیف حدیثوں سے جدا کرنا۔

سوال: حدیث کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

جواب: حدیث کا لغوی معنی ہے نئی چیز اور اس کی جمع احادیث آتی ہے خلاف قیاس حدیث۔

اصطلاحی تعریف:

وہ ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کی جائے قولاً، فعلا، تقریرا یا صفتًا۔

سوال: خبر کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

خبر کا لغوی معنی ہے کسی کو کوئی چیز بتانا۔

اصطلاحی تعریف:

اس کی تعریف میں تین قول ہیں:

- خبر: جمہور کے نزدیک حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں میں تساوی کی نسبت ہے۔
- حدیث: حضور جانِ عالم ﷺ کے ہر قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں جبکہ خبر آپ ﷺ کے غیر کے قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ اسی لیے جو علم تاریخ اور قصص وغیرہ میں مشغول ہو اسے اخباری کہتے ہیں اور جو علمِ حدیث میں مشغول ہو اسے محدّث کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے دونوں کے درمیان تباین کی نسبت ہے۔

- ایک قول کے مطابق دونوں کے درمیان عام خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی حدیث خاص ہے اور خبر عام لہذا ہر حدیث خبر تو ہے لیکن ہر خبر حدیث نہیں کیونکہ خبر غیر کے قول و فعل کے لیے بھی مستعمل ہے۔

سوال: سند اور متن کی تعریف بیان فرمادیں؟

جواب: **سند کی تعریف:**

- متن کے طریقے کو حکایت کرنا۔

فائدہ مہمہ: اسے علم الاِسناد سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ اصولِ حدیث کا ایک مستقل فن ہے اور اہم مباحث میں سے ہے۔

متن کی تعریف:

- وہ کلام جس تک سند کی انتہاء ہو۔

سوال: اثر کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کر دیں؟

جواب: اثر کا لغوی معنی ہے شے کا باقی حصہ۔

اس کی اصطلاحی دو تعریفات ہیں:

← نمبر ایک: یہ حدیث کے مترادف ہے یعنی دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

← نمبر دو: اثر وہ ہے جس کی صحابہ اور تابعین کے اقوال کی طرف نسبت کی جائے۔

سوال: مسنَد کی تعریف بیان کر دیں؟

جواب: مسند اس میں مفعول کا صیغہ ہے اس کا مطلب ہے کہ اس نے چیز کی نسبت کی اس کی طرف۔

اصطلاحی طور پہ ہر ایسی کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات کو الگ طور پر جمع کیا گیا ہو۔

جبکہ بعض نے کہا وہ حدیث مرفوع جو سند کے اعتبار سے متصل ہو اور اگر مسند سے مراد لیں سند تو یہ مصدر میمی ہے۔

سوال: مسنِد، محدث، حافظ اور حاکم کی تعریف بیان کر دیں؟

جواب: **مسند کی تعریف:**

مسند وہ ہے جو حدیث کو سند کے ساتھ روایت کرے برابر ہے کہ اس کے پاس سند کا علم ہو یا نہ ہو سوائے روایت کے۔

محدث کی تعریف:

محدث وہ ہے جو علم حدیث میں مشغول ہو روایت اور درایت کے اعتبار سے اور کثیر روایات اور راویوں کے احوال پر مطلع ہو۔

حافظ کی تعریف:

بعض نے کہا حافظ محدث کے مترادف ہے کثیر محدثین کے نزدیک جبکہ بعض کہتے ہیں یہ محدث سے بڑا درجہ ہے اس حیثیت سے کہ اس کو ہر طبقے میں معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے۔

حاکم کی تعریف:

حاکم وہ ہے جس نے تمام احادیث کا علم حاصل کر لیا حتی کہ اس سے کوئی بھی حدیث باقی نہ رہے سوائے چند کے یہ بعض اہل علم نے تعریف کی ہے۔

باب اول

اس باب میں چار فصلیں ہیں:

← پہلی فصل: حدیث کی وصول الینا کے اعتبار سے تقسیم۔

← دوسری فصل: خبر مقبول کی تقسیم۔

← تیسری فصل: حدیث مردود کے بارے۔

← چوتھی فصل: اس خبر کے بارے جو مقبول اور مردود کے درمیان مشترک ہے۔

پُہلی فصل:

خبر متواتر کا بیان

سوال: خبر متواتر کا لغوی و اصطلاحی معنٰی بیان کر دیں؟

جواب: خبر متواتر کا لغوی معنٰی:

متواتر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے جو کہ تواتر سے مشتق ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کا پے در پے اترنا، نازل ہونا۔

خبر متواتر کی اصلاحی تعریف:

خبر متواتر وہ ہے جسے اتنے افراد بیان کریں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔ اس تعداد میں جمہور کے نزدیک عدد معین کا اعتبار نہیں۔ جبکہ بعض علماء نے اس کثرت کو عدد معین کے ساتھ مقید کیا ہے یعنی ان کے نزدیک خبر متواتر وہ ہے جس کی سند کے ہر طبقہ میں کم از کم:

- چار راوی ہوں
- بعض کے نزدیک پانچ
- بعض نے سات کا عدد منتخب کیا
- بعض نے دس کا قول کیا
- بعض نے بارہ (12) کا عدد بتایا
- بعض نے چالیس (40) کا قول کیا
- اور بعض ستر (70) بتاتے ہیں۔

سوال: خبر متواتر کی شرائط بیان کردیں؟

جواب: خبر متواتر کے ثبوت کے لیے چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1. اس کو روایت کرنے والے کثیر ہوں۔
2. ان کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔
3. ان کی کثرت شروع سے آخر تک برقرار رہے۔
4. ان کی خبر کی انتہاء کسی امرِ حسّی پر ہو جیسے راوی کہے: میں نے حضور ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا، یا کہے: اس طرح فرماتے ہوئے سنا وغیرہ۔

فائدہ مہمہ: ان چاروں شرائط کے ساتھ ساتھ وہ خبر سامع کو علم یقینی کا بھی فائدہ دے تو پھر متواتر ہو گی ورنہ فقط مشہور کہلائے گی۔

نوٹ: جب مذکورہ چار شرائط پائی جائیں تو غالب طور پر علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات کسی مانع کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا۔

خبر متواتر کا حکم:

خبر متواتر علم یقینی یعنی علمِ ضروری کا فائدہ دیتی ہے۔

سوال: خبر متواتر کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں:

← متواتر لفظی۔

← متواتر معنوی۔

حدیث متواتر لفظی کی مثال:

"مَن كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعدَه من النار" ترجمہ: جس نے جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔

متواتر معنوی کی مثال:

جیسے دعا میں ہاتھ اٹھانے والی حدیث۔

خبر احاد کا بیان

سوال: احاد کا لغوی و اصطلاحی معنٰی بیان کر دیں؟

جواب: لغوی معنٰی:

احاد "احد" کی جمع ہے جس کا معنٰی ہے ایک۔ یعنی وہ خبر جسے ایک شخص روایت کرے۔

اصطلاحی معنیٰ:

خبر واحد وہ ہے جس میں متواتر کی شرائط جمع نہ ہوں۔

اس کی تین قسمیں ہیں:

- مشہور۔
- عزیز۔
- غریب۔

سوال: حدیث مشہور کی تعریف، مثال اور حکم تحریر کریں؟

جواب: خبر مشہور کی تعریف:

وہ ہے جس کے ہر طبقہ میں کم از کم تین راوی ہوں، زیادہ کی قید نہیں یعنی اگر کسی ایک طبقہ میں بھی تین راوی ہوئے تو حدیث مشہور کہلائے گی اگرچہ باقی سب طبقات میں تین سے زیادہ راوی ہوں۔

فائدہ: خبر مشہور کو اس کے واضح ہونے اور شہرت کی وجہ سے مشہور کا نام دیا گیا۔

فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک خبر مشہور اور مستفیض میں کوئی فرق نہیں جبکہ بعض نے دونوں کے درمیان فرق کیا ہے کہ مستفیض وہ ہے جو شروع سے آخر تک برابر ہو یعنی ہر طبقہ میں کم از کم تین راوی ہوں جبکہ مشہور اس سے عام ہے یعنی اس میں وہ حدیث بھی شامل ہو گی جس کے شروع میں صرف ایک راوی ہو اور بعد میں ان کی تعداد بڑھ گئی۔

فائدہ: مستفیض" فاض الماءُ یفیض فیضاً" سے ہے اور یہ تب بولا جاتا ہے جب وادی پانی سے بھر جائے اور کناروں سے بہنے لگے۔ مستفیض کو بھی اس کی شہرت کی وجہ سے یہ نام دیا گیا۔

فائدہ: مشہور کی جو تعریف اوپر گزری یہ اصطلاحی ہے یعنی جس کے ہر طبقہ میں کم از کم تین راوی ہوں اس کے علاوہ جو عام لوگوں میں مشہور ہو اگرچہ اس کی ایک ہی سند ہو یا اصلاً سند نہ ہو وہ بھی مشہور ہے مگر غیر اصطلاحی جس کا بیان یہاں مقصود نہیں اور نہ ہی وہ مشہور اصطلاحی کی طرح حجت ہے فتنبہ۔

حدیث مشہور کی مثال:

"إن الله لایقبض العلم انتزاعا ینتزعه من العباد ولکن یقبض العلم بموت العلماء حتی إذا لم یُبق عالما اتخذ الناس رءوسا جهالا فسئلوا فأفتوا بغیر علم فضلوا وأضلوا"۔

حدیث مشہور کا حکم:

اگر اس کی صحت ثابت ہو جائے تو یہ حدیث عزیز اور غریب پر حجت ہونے میں مقدم ہوتی ہے۔

سوال: حدیث عزیز کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: تعریف:

حدیث عزیز وہ ہے جس کی سند کے ہر طبقہ میں کم از کم دو راوی ہوں۔

مثال:

لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من ولده ووالده والناس أجمعين۔

سوال: حدیث غریب کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: تعریف:

وہ ہے جس کی سند کے طبقات میں کسی جگہ ایک راوی ہو۔

مثال:

إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرئ ما نوى، فمن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها، أو إلى امرأة ينكحها، فهجرته إلى ما هاجر إليه۔

سوال: حدیث غریب کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: حدیث غریب کی دو قسمیں ہیں:

❖ فرد مطلق: وہ ہے جس کی ابتدائے سند میں غرابت ہو یعنی صحابی سے روایت کرنے والا راوی ایک ہو۔ جیسے: الولاء لحمة كلحمة النسب لا تباع ولا توهب۔ اس کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے تابعی عبد اللہ بن دینار اکیلے ہیں۔

❖ فرد نسبی: وہ ہے جس کی ابتدائے سند میں غرابت نہ ہو بلکہ درمیان میں ہو۔

فائدہ: فرد نسبی پر فردیت کا اطلاق بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر اسے غریب ہی کہا جاتا ہے۔ اسی لیے محدثین کی مراد فرد سے فرد مطلق ہوتی ہے اور غریب سے فرد نسبی۔

سوال: خبر آحاد کی اقسام میں مقبول اور مردود کی تعریفات بیان کریں؟

جواب: خبر مقبول کی تعریف:

وہ ہے جس پر جمہور کے نزدیک عمل کرنا واجب ہو۔

مردود کی تعریف:

وہ ہے جس میں راوی کا صدق ترجیح نہ پائے۔

فائدہ: کبھی کبھی خبرِ آحاد کے ساتھ قرینہ مُرَجِّحَۃ مل جاتا ہے جس کے سبب یہ علم یقینی نظری کا فائدہ دیتی ہے۔

سوال: صحت کے اعتبار سے حدیث مقبول کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: چار قسمیں ہیں:

← صحیح لذاتہ

← صحیح لغیرہ

← حسن لذاتہ

← حسن لغیرہ

صحیح لذاتہ کی تعریف:

وہ ہے جس کے راوی عادل ہوں، تام الضبط ہوں، حدیث کی سند متصل ہو، حدیث غیر معلل اور غیر شاذ ہو۔

حکم:

اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

مثال:

حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ نے نماز مغرب میں سورۂ طور کی تلاوت فرمائی۔

فوائد نافعہ:

← عدل: سے مراد ایسا ملکہ ہے جو بندہ کو تقویٰ اور مروّت لازم پکڑنے پر ابھارے۔

← تقویٰ: سے مراد برے اعمال سے بچنا ہے، وہ شرک کی صورت میں ہوں یا بدعت اور فسق کی صورت میں۔

← ضبط: کی دو قسمیں ہیں: زبانی یاد کرنا یا لکھ لینا۔

← متّصل: سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں سقوط نہ ہو۔

← معلّل: سے مراد وہ حدیث ہے جس میں پوشیدہ، عیب لگانے والی علت ہو۔

← شاذ: وہ ہے جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے۔

سوال: اصحُّ الاسانید کون کون سی اَسناد ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: جمہور محدثین کے نزدیک کسی سند کو مطلقاً اصحّ الاسانید کہنا درست نہیں۔ تاہم بعد محدثین نے اطلاق کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- امام زہری ، عن سالم بن عبد اللہ ، عن ابیہ رضی اللہ عنہ۔ محمد بن سیرین ، عن عبیدہ بن عمرو ، عن علیّ رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم نخعی، عن علقمہ، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ان اَسناد کو پہلا درجہ حاصل ہے۔
- بُرَیدہ بن عبد اللہ، عن ابی بُردہ، عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔ اسے دوسرا درجہ حاصل ہے۔
- سہیل، عن ابی صالح، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اسے تیسرا درجہ حاصل ہے۔

سوال: حدیث صحیح کے کتنے مراتب ہیں؟

جواب: چھ (6) مراتب ہیں:

- وہ حدیث جسے امام بخاری و مسلم دونوں روایت کریں۔
- جسے صرف امام بخاری روایت کریں۔
- جسے صرف امام مسلم روایت کریں۔

- جو امام بخاری و مسلم دونوں کی شرائط پر ہو۔
- جو صرف امام بخاری کی شرائط پر ہو۔
- جو صرف امام مسلم کی شرائط پر ہو۔

سوال: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کئی مقامات پر ایک ہی حدیث کو "صحیح حسن" دونوں صفات سے متصف کرتے ہیں حالانکہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی قسیم ہیں جن کا اجماع جائز نہیں؟

جواب: اس کے درج ذیل جواب ہیں:

- اُس سند میں مصنف کو یقین نہیں ہوتا کسی ایک طرف کا اسی لیے دونوں صفات یعنی صحیح اور حسن ذکر کر دیتے ہیں۔
- اس حدیث کی دو اسناد ہوتی ہیں: ایک سند کے اعتبار سے وہ صحیح ہے اور دوسری سند کے اعتبار سے حسن، اس لیے مصنف دونوں ذکر کر دیتے ہیں۔
- یہ امام ترمذی کی اپنی خاص اصطلاح ہے۔

سوال: حدیث حسن کی تعریف، مثال اور حکم بیان کر دیں؟

جواب: حدیث حسن کی تعریف:

وہ ہے جس کے راوی عادل ہوں، ان کا حافظہ خفیف ہو، حدیث کی سند متصل ہو، حدیث غیر معلل اور غیر شاذ ہو۔

مثال:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

حکم:

یہ حجت ہونے میں صحیح کی طرح ہے۔

سوال: صحیح لغیرہ اور حسن لغیرہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: درج ذیل ہے:

صحیح لغیرہ:

اور اگر حدیث کی سند میں مذکورہ تمام صفات پائی جائیں لیکن کچھ ضبط کی کمی ہو اور اس کمی کو کسی طریقہ سے پورا کیا گیا ہو تو یہ صحیح لغیرہ ہے۔

مثال:

> حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

حسن لغیرہ:

حدیث موقوف کے بارے کوئی قرینہ مل جائے جو اسے ترجیح دے تو یہ حسن لغیرہ ہے۔

سوال: خبرِ مُحتَف بالقرائن کی کتنی اقسام ہیں وضاحت کریں؟

جواب: مصنف نے "خبرِ مُحتَف بالقرائن" کی تین اقسام بیان کی ہیں:

- جسے بخاری و مسلم روایت کریں اور وہ حدِ تواتر کو نہ پہنچی ہوئی ہو۔ اس میں ان دو آئمہ کی جلالت و بزرگی، سب سے پہلے صحیح احادیث کو غیر صحیح سے جدا کرنا، امّت کا ان کی احادیث کو قبول کرنا وغیرہ قرائن شامل ہیں۔ شیخ ابو اسحاق اِسفرائینی، ابو عبد اللہ حُمَیدی اور ابو الفضل بن طاہر وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ یہ علم نظری کا فائدہ دیتی ہے۔
- حدیث مشہور جس کی مختلف اَسناد ہوں، راویوں کے ضعف اور علتوں سے خالی ہوں۔ ابو منصور بغدادی اور ابو بکر بن فُورَک وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ یہ علم نظری کا فائدہ دیتی ہے۔
- مُسلسل بالائمہ جو غریب نہ ہو جیسا کہ امام احمد روایت کریں امام شافعی سے اور وہ امام مالک سے۔

سوال: حدیثِ مقبول کی عمل کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: خبر مقبول کی دو قسمیں ہیں: معمول بہ اور غیر معمول بہ۔

وجہ حصر یہ ہے کہ خبر مقبول کو دیکھیں گے اگر تو معارضہ سے محفوظ ہے تو محکم اور معمول بہ ہو گی اور اگر اس کا معارضہ آرہا ہے اپنی مثل کے ساتھ تو دونوں میں تطبیق دیں گے اور اگر تطبیق ممکن نہیں تو دونوں میں سے منسوخ کو تلاش کریں گے اگر نسخ کا علم نہ ہوا تو دونوں میں سے کسی ایک کو قرائن کے سبب ترجیح دیں گے اگر ترجیح بھی نہ ہو سکی تو توقف اختیار کریں گے۔

محکم و مختلف الحدیث:

پہلی صورت جس میں خبر مقبول معارضہ سے خالی ہو اس کو محکم کہتے ہیں۔

دوسری صورت جس میں خبر مقبول کا اپنی مثل کے ساتھ معارضہ آئے اس میں تطبیق دی جاتی ہے اور اس قسم کو" مختلف الحدیث" کہتے ہیں یہ علم حدیث کا ایک مستقل علم ہے جس میں علماء نے با قاعدہ کتب لکھیں جیسے : امام شافعی "اختلاف الحَدِیثِ"، امام طحاوی "مشكل الآثار" ، ابن قتیبہ "تأويل مختلف الحديث"، علامہ علائی "التنبيهات المجملة على المواضع المشكلة"، محمد بن جریر طبری "تهذيب الآثار"، علی بن محمد مہدی "تأويل الأحاديث المشكلة" وغیرہ،اس کی مثال امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دی ہے:

"ومِثَالُهُ حديثُ: «لا عَدْوَى ولا طِيَرَةَ» مَعَ حديثِ: «لا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ» وحديث: «فِرَّ مِنَ المجذومِ فِرَارَكَ مِنَ الأسَدِ»، وَجْهُ الجمْعِ بينَهُما أنَّ هذهِ الأمراضَ لا تُعْدِي بِطَبْعِها ولكِنَّ اللهَ تبارك وتعالى جَعَلَ مُخَالَطَةَ المريضِ بها للصَّحيحِ سَبَباً لإعدائِهِ مَرَضَهُ ثُمَّ قَدْ يتَخَلَّفُ ذَلِكَ عَنْ سَبَبِهِ كما في سائِرِ الأسْبابِ"

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ پہلی حدیث میں فرمایا گیا ہے: بیماری متعدی نہیں ہوتی اور نا ہی اسلام میں بد فالی جائز ہے جبکہ دوسری حدیث میں ہے: بیمار صحت مند کے پاس نہ آئے تیسری حدیث میں ہے: جزامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ دیکھئے اس عبارت میں دوسری دو حدیثوں کا مضمون پہلی کے خلاف ہے کیونکہ پہلی حدیث پاک سے صاف نظر آرہا ہے بیماری ایک شخص سے دوسرے کو نہیں لگتی جبکہ دوسری دو سے پتہ چلتا ہے بیماری متعدی ہو جاتی ہے امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے تینوں میں تطبیق یوں دی ہے کہ: بیماری

خود متعدی نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ مریض کے ساتھ ملنے کو بیماری لگنے کا سبب بنا دیتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ سبب نہیں بناتا، یعنی کسی بیماری میں بذات خود یہ اہلیت نہیں کہ وہ ایک شخص سے دوسرے میں منتقل ہو جائے بلکہ اللہ کی مشیت پر مبنی ہے کہ وہ اس کو سبب بنا دے یا نہ بنائے اور وہ تو بغیر کسی سبب کے بھی بندے کو کوئی بیمار لگا سکتا ہے اسی لئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سائل کو بھی یہی جواب عطاء فرمایا جس نے کہا یارسول اللہ جب ہم خارشی اونٹوں کے ساتھ صحیح اونٹ باندھتے ہیں تو انہیں بھی خارش لگ جاتی ہے! "فمن اعدی الاول ؟" کہ پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ لہذا تینوں حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

ناسخ و منسوخ:

تیسری صورت یہ تھی کہ ان دونوں میں سے دیکھیں گے ناسخ کون ہے اور منسوخ کون سی ہے اس کا علم تاریخ سے ہو گا کہ پہلے کونسہ فرمان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ان دونوں میں اول منسوخ کہلائے گا اور ثانی ناسخ کیونکہ قاعدہ یہی ہے جب دو اقوال کا تعارض آجائے تو دوسرے کو اختیار کیا جاتا ہے، یا کوئی اس فن کا ماہر عالم بتادے۔ امام خازن رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر خازن میں نسخ کی تعریف یہ فرمائی ہے:

"هو في اصطلاح العلماء، عبارة عن رفع الحكم الشرعي بدليل شرعي متأخر عنه"

ترجمہ: نسخ علماء کی اصطلاح میں ایک حکم شرعی کو اس سے متؤخر حکم شرعی کے ساتھ اٹھانے کا نام ہے۔ ناسخ و منسوخ بھی اس علم کی ایک مستقل نوع ہے جس پر علماء حقہ نے باقاعدہ کتابیں لکھیں جیسے ابن شاہین وغیرہ۔

چوتھی صورت ہے ترجیح کی یعنی قرائن وغیرہ تلاش کرکے دونوں میں کسی ایک کو ترجیح دی جاتی ہے اور یہ فعل بڑے حذاق اور ماہر علماء کا ہے، پانچویں اور آخری صورت یہ ہے کہ اگر مذکورہ بالا تمام صورتوں میں کسی کی طرف بھی وصول ممکن نہ ہو تو پھر توقف اختیار کریں گے اور انتظار کیا جائے گا کسی مرجح ومؤول کا تاکہ کسی صورت کی طرف ذہاب ممکن ہو جائے۔

سوال: حدیث کے رد ہونے کے کتنے اسباب ہیں؟

جواب: دو اسباب ہیں:

- سند میں سقوط۔
- راوی پر طعن ہونا۔

سند میں سقوط کی درج ذیل قسمیں ہیں:

سند میں سقوط کئی جگہ ہو سکتا ہے مثلاً شروع میں یا آخر میں یا وسط میں پھر ایک راوی کا سقوط ہے یا زیادہ کا اس اعتبار سے خبر کی چار اقسام ہیں: معلق، مرسل، معضل، منقطع؛ تعریفات ملاحظہ ہوں:

معلق:

وہ حدیث جس میں مصنف کی جانب سے آخری راوی یا پوری سند ہی حذف ہو معلق کہلاتی ہے جیسے امام بخاری کہیں: قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

مرسل:

جس حدیث میں تابعی کے بعد کوئی راوی حذف ہو مرسل کہلائے گی جیسے تابعی کہے: قال رسول اللہ ﷺ۔

معضل:

ہر وہ حدیث جس میں لگاتار دو راوی ساقط ہوں معضل کہلاتی ہے چاہے وہ شروع سے ہوں یا آخر سے جیسے تبع تابعی کہے: قال رسول اللہ ﷺ۔

منقطع:

وہ حدیث جس میں جدا جدا مقام پر دو راوی ساقط ہوں منقطع کہلائے گی۔

روایت کے مردود ہونے کی دوسری وجہ راوی میں طعن ہے۔

اسباب طعن دس ہیں:

- کذب
- تہمت کذب
- فسق
- جہالت
- بدعت
- سوئے حفظ
- وھم
- مخالفت ثقات

← فحش غلط

← کثرت غلط۔

نوٹ: ان اسباب کی بنیاد پر حدیث میں مختلف احکام لگتے ہیں: مثلاً موضوع، منکر، مردود، مدرج الاسناد، مدرج المتن، مقلوب، مضطرب، المزید فی متصل الاسانید، مصحف، محرف الی غیرہ۔

سوال: حدیث ضعیف کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: حدیث ضعیف وہ ہے جس میں حسن کی شرائط جمع نہ ہوں کسی ایک شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے۔

حکم:

حدیث ضعیف فضائل میں معتبر ہوتی ہے، احکام میں نہیں۔

سوال: محفوظ اور شاذ، معروف اور منکر کی وضاحت کر دیں؟

جواب: اگر ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے تو ثقہ کی روایت کو شاذ اور زیادہ ثقہ کی روایت کو محفوظ کہتے ہیں۔ اور اگر ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے تو ثقہ کی حدیث کو معروف اور ضعیف کی روایت منکر کہلائے گی۔

سوال: حدیث موضوع کی تعریف بیان کریں؟

جواب: یہ وہ جھوٹ ہے جو اپنی طرف سے گھڑا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

حدیث سے ضعیف کا حکم:

یہ حدیث ضعیف کی تمام قسموں میں زیادہ قبیح ہے۔

سوال: کسی حدیث کے موضوع ہونے کا کیسے پتہ چلتا ہے؟

جواب: کسی بھی حدیث کے موضوع ہونے کا علم درج ذیل طریقوں سے ہوتا ہے:

- وضع کرنے والا خود اقرار کرلے کہ میں نے حدیث اپنی طرف سے گھڑی ہے۔
- حدیث میں کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جو وضع پر دلالت کرے۔
- روایت کرنے والے میں کوئی ایسا قرینہ ہو جو اس کے جھوٹ پر دلالت کرے۔
- کوئی ایسی بات پائی جائے جو اس کے اقرار کرنے کے قائم مقام ہو۔

سوال: لوگ حدیث وضع کیوں کرتے ہیں؟

جواب: درج ذیل ہے:

- اللہ تعالی کی طرف لوگوں کو قریب کرنے کے لیے۔
- بھلائی کے کاموں میں رغبت دلانے کے لیے۔
- برائی کے کاموں سے منع کرنے کے لیے۔
- اپنے برے مذہب کی تقویت کے لیے۔

- اسلام میں طعن کرنے کے لیے۔
- اور رزق وغیرہ طلب کرنے کے لیے۔

سوال: حدیث متروک اور منکر کی تعریف بیان کردیں ؟

جواب: حدیث متروک وہ ہے کہ جس کی سند میں متہم بالکذب راوی ہو۔

حدیث منکر کی تعریف:

حدیث منکر کی مختلف تعریفات ہیں: جیسے: وہ حدیث جس کی سند میں واضح غلطیاں کرنے والا راوی ہو۔

سوال: وصول الی الرسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اعتبار سے حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں: مرفوع، موقوف اور مقطوع، تینوں کی تعریفات و امثلہ ملاحظہ ہوں:

حدیث مرفوع:

لفظ مرفوع رفع سے ہے جس کا معنی بلندی کے ہیں چونکہ اس کی سند سب سے بلند اور اوپر تک پہنچتی ہوتی ہے اس لئے اس کو مرفوع کہتے ہیں۔

محدثین کی اصطلاح میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تک متصل ہو درمیان میں انقطاع نہ ہو جس طرح امام بخاری کتاب الوضوء کی پہلی حدیث نقل کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ: هَمَّام بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم:

«لا تقبل صلاة من أحدث حتى يتوضأ» ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا: بے وضوء شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ طہارت حاصل کرلے۔ اب دیکھئے اس حدیث پاک کی سند امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیوخ کے زریعے حضور ﷺ سے روایت کی ہے اور اس میں آپ ﷺ کا قول مذکور ہے فعل کی صورت یوں بنے گی کہ صحابی کہے: "رأيت رسول ﷺ فعل كذا" اور حدیث تقریری کی صورت یوں بنے گی کہ صحابی کہے: "فعلتُ او فعل بحضرته كذا ولم يمنع"

ان کے علاوہ محدثین نے کچھ اور اقسام بھی بیان کیں ہیں جو مرفوع میں داخل ہیں اور اُن کو مرفوع حکمی کا نام دیا ہے مثلاً صحابی ایسی بات کہے جو اسرائیلیات سے بھی نہ ہو اور نا ہی اس میں قیاس، لغت کو کرنا، غریب کی شرح کرنے کا دخل ہو بلکہ اس میں زمانہ ماضی کی اخبار ہوں جیسے فتن اور جنگوں کا بیان، قیامت کے احوال یا سابقہ انبیاء کے بارے ہوں تو صحابی کے اس قول کو مرفوع حکمی کا نام دیا جائے گا کیونکہ صحابی اپنی طرف سے تو ایسی بات کر نہیں سکتے پھر ظاہر ہے انہوں نے اس کو آپ ﷺ سے ہی سنا ہو گا، یاد رہے اس قسم میں صحابی کا قول، فعل اور تقریر تینوں شامل ہونگی قول کی صورت تو بیان ہو چکی فعل کی صورت اس طرح بنے گی کہ صحابی ایسا کام کرے جو مذکورہ صفات کے متصف ہو اور تقریر کی صورت بنے گی کہ صحابی کہے وہ حضور ﷺ کے زمانہ میں اس اس طرح کرتے تھے، ایسی ہی مرفوع حکمی میں وہ قسم بھی داخل ہو گی جس میں تابعی صحابی کے بارے کہے: "يرفع الحديث، او يرويه، او ينميه، او رواية، او يبلغ به، او رواه"، ایسی ہی کوئی کہے: "من السنة كذا" اسے بھی مرفوع حکمی میں داخل کیا جاتا ہے لیکن اس قسم کے مرفوع ہونے میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔

حدیث موقوف:

لغوی معنیٰ:

موقوف "وقف" سے ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کا رکنا ٹھہرنا چونکہ یہ حدیث اوپر حضور ﷺ تک نہیں پہنچتی بلکہ راستے میں ہی صحابی تک رک جاتی ہے اس لئے اسے موقوف کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں ہر وہ حدیث جس میں صحابی کے اقوال و افعال بیان ہوں جس طرح امام بخاری مناقب جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں حضرت ابن عمر کا قول پیش کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سليمان، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ:

«كُنَّا نخير بين الناس فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فنخير أبا بكر، ثم عمر بن الخطاب، ثم عثمان بن عفان رضي الله عنهم» ترجمہ: ہم حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں صحابہ کے مراتب بیان کرتے تھے سب سے زیادہ فضیلت ہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عثمان کو۔

حدیث مقطوع:

لغوی معنیٰ:

لفظ مقطوع "قطع" سے ہے جس کا معنی کسی چیز کو کاٹنا جدا کردینا چونکہ اس حدیث کی سند بلکل ہی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے صحابہ سے الگ ہوتی ہے اور کسی تابع تک ہی رک جاتی ہے اس لئے اسے مقطوع کہتے ہیں۔

اصطلاحاً معنیٰ:

ہر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں تابعین کے اقوال وافعال کو بیان کیا گیا ہو۔

سوال: صیغ ادا کون کون سے ہیں؟

جواب: درج ذیل ہیں:

- سمعْتُ
- حَدَّثَنی
- أَخبرَني
- وقرأتُ عليه
- قُرِئَ عليه وأنا أَسْمَعُ
- أَنبأنی
- ناوَلَني
- شافَهني أي بالإجازَةِ
- كَتَبَ إليَّ أي بالإجازةِ
- عَنْ ۔

ہمارے دیگر کتب کے نوٹس اور مختصر تالیفات کے نام

- فتاویٰ شامی کتاب الطلاق کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب البیوع کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کتاب الوقف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- الاشباہ والنظائر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- شرح عقود رسم المفتی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- عقیدۂ طحاویہ کے معروضی سوالات۔
- اجل الاعلام کا خلاصہ اور نقشہ جات۔
- نور الایضاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- قدوری شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایہ شریف کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- اصول الشاشی کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- کافیہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- ہدایۃ النحو کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- مرقات کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- تیسیر مصطلح الحدیث کے نوٹس سوالاً جواباً۔

- مناظرہ رشیدیہ کی تعریف۔
- تلخیص المفتاح کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- دروس البلاغہ کے نوٹس سوالاً جواباً۔
- المعتقد المنتقد کے معروضی سوالات۔
- علم حدیث اور فقہاء احناف۔
- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات۔
- سیرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
- حجیت حدیث اور منکرین حدیث کا رد۔
- ویلنٹائن ڈے ایک تحقیقی مقالہ۔
- محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق۔
- قواعد النحو۔
- سات روزہ دورۂ نحو۔
- تراجم المصنفین۔
- وغیرہ مختصر و مطول کتب۔

یہ سب کتب اور نوٹس پڑھنے اور فری ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے گوگل پر اُردو میں سرچ کریں: احمد نواز قادری عطاری کے نوٹس۔

احمد نواز قادری عطاری جلالی